﴿ وَرَفَعُنَا لَکَ ذِکُرَکَ ﴾

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پریزینٹیشن

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

www.najeebqasmi.com

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے نام (محمد) کا ذکر

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اور محمد ایک رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ (سورۃ آل عمران:۱۴۴)

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے نام (محمد) کا ذکر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(مسلمانو!) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے نام (محمد) کا ذکر

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، اورانہوں نے نیک عمل کئے ہیں، اور ہر اُس بات کو دل سے مانا ہے جو محمد پر نازل کی گئی ہے، اور وہی حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آیا ہے، اللہ نے ان کی برائیوں کو معاف کردیا ہے اور ان کی حالت سنوار دی ہے۔ (سورۃ محمد: ۲)

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے نام (محمد) کا ذکر

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم دل ہیں۔ (سورۃ الفتح: ۲۹)

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے نام (احمد) کا ذکر

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ

اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔ (سورۃ الصّف: ۶)

حضور اکرم ﷺ کا عالی مقام ومرتبہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ. وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

(اے پیغمبر!) کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا ہے، جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کردیا ہے۔ (سورۃ الشرح: ۱۔۴)

دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں ہزاروں مسجدوں کے مناروں سے حضور اکرم ﷺ کے نبی ہونے کی شہادت ہر وقت نہ دی جاتی ہو اور لاکھوں مسلمان نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجتے ہوں۔

غرضیکہ اللہ کے بعد سب سے زیادہ حضور اکرم ﷺ کا نام نامی اس دنیا میں لکھا، بولا، پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ صاحب حوض کوثر

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ

(اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کردی ہے۔ لہٰذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔

(سورۃ الکوثر: ۱۔۳)

کوثر جنت کے اُس حوض کا نام ہے جس سے حضور اکرم ﷺ کی امت کے لوگ قیامت کے دن سیراب ہوں گے۔ حوض پر رکھے ہوئے برتن آسمان کے ستاروں کے مانند کثرت سے ہوں گے۔

حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اللہ تعالیٰ نبی پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اورفرشتے نبی کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی نبی پر درودوسلام بھیجا کرو۔ (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کے اس مقام کا بیان ہے جو آسمانوں میں آپ ﷺ کو حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ ﷺ کا ذکر فرماتا ہےاورآپ ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے۔اورفرشتے بھی آپ ﷺ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درودوسلام بھیجا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر ۱۰ مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (مسلم)

حضور اکرم ﷺ کا فرمان اللّٰہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی. اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃ النجم: ۳۔۵)

حضور اکرم ﷺ کی لوگوں کی ہدایت کی فکر

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

(اے پیغمبر!) شاید تم اس غم میں اپنی جان ہلاک کئے جارہے ہو کہ یہ لوگ ایمان (کیوں) نہیں لاتے!

(سورۃ الشعراء: ۳)

حضور اکرم ﷺ نبی رحمت بناکر بھیجے گئے

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لئے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(سورۃ الانبیاء: ۱۰۷)

جس نبی کو سارے جہاں کے لئے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو، اس نبی کی تعلیمات میں دہشت گردی کیسے مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن وامان کو قائم کرنے کی ہی تعلیمات دی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کو عالمی رسالت سے نوازا گیا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(اے رسول! ان سے) کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۱۵۸)

حضور اکرم ﷺ کو عالمی رسالت سے نوازا گیا

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے ہی انسانوں کے لئے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری بھی سنائے اور خبردار بھی کرے۔ (سورۃ سبا: ۲۸)

حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(مسلمانو!) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ختم نبوت سے متعلق متعدد کتابیں اور مضامین مذکورہ ویب سائٹ اور موبائل اپلیکیشن پر موجود ہیں:

http://www.endofprophethood.com/

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بنی نوع انسان کے لئے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو۔ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ (سورۃ الاحزاب ۲۱)

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے نمونہ ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں۔ آج ہم سنتوں پر یہ کہہ کر عمل نہیں کرتے کہ وہ فرض نہیں ہیں۔ سنت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اس پر عمل نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے نبی کی سنتوں پر قربان ہوجانا چاہئے۔ مگر افسوس وفکر کی بات ہے کہ آج ہمارے بعض بھائی سنت پر عمل کرنا تو درکنار بعض مرتبہ سنت کا مذاق اڑاجاتے ہیں۔ یادرکھیں کہ حضور اکرم ﷺ کی سنت کے متعلق مذاق کرنا انسان کی ہلاکت وبربادی کا سبب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی تمام سنتوں کو آج بھی زندہ کررکھا ہے، اگر اجتماعی طور پر نہیں تو انفرادی طور پر ضرور عمل ہورہا ہے۔

داڑھی رکھنا نہ صرف ہمارے نبی کی سنت ہے بلکہ نبی کے اقوال وافعال کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ داڑھی رکھنا ضروری ہے مگر آج بعض ہمارے بھائی داڑھی رکھنا تو درکنار بعض مرتبہ داڑھی کا مذاق اڑاکر اپنی ہلاکت وبربادی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کا صبر وتحمل

نبی بنائے جانے سے لے کر وفات تک آپ ﷺ کو بے شمار تکلیفیں دی گئیں۔ آپ ﷺ کے اوپر اونٹنی کی اوجھڑی ڈالی گئی۔ آپ ﷺ کے اوپر گھر کا کوڑا ڈالا گیا۔ آپ ﷺ کو کاہن، جادوگر اور مجنوں کہہ کر مذاق اڑایا گیا۔ آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دی گئی۔ آپ ﷺ کا تین سال تک بائیکاٹ کیا گیا۔ آپ ﷺ پر پتھر برسائے گئے۔ آپ ﷺ کو اپنا شہر چھوڑنا پڑا۔ آپ ﷺ غزوۂ احد کے موقع پر زخمی کئے گئے۔ آپ ﷺ کو زہر دے کر مارنے کی کوشش کی گئی۔ آپ ﷺ نے کبھی ایک دن میں دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے۔ آپ ﷺ کے گھر میں دو دو مہینے تک چولھا نہیں جلا۔ آپ ﷺ کے اوپر پتھر کی چٹان گرا کر مارنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا آپ ﷺ کی ساری اولاد کی آپ ﷺ کے سامنے وفات ہوئی۔ غرضیکہ سید الانبیاء وسید البشر کو مختلف طریقوں سے ستایا گیا، مگر آپ ﷺ نے کبھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا، آپ ﷺ رسالت کی اہم ذمہ داری کو استقامت کے ساتھ بحسن خوبی انجام دیتے رہے۔ ہمیں ان واقعات سے یہ سبق لینا چاہئے کہ گھریلو یا ملکی یا عالمی سطح پر جیسے بھی حالات ہمارے اوپر آئیں، ہم ان پر صبر کریں اور اپنے نبی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔

حضور اکرم ﷺ کی اتباع

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ
وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ (سورۃ آل عمران: ۳۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات میں اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ کہیں فرمایا: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾، کہیں فرمایا: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ﴾، کسی جگہ ارشاد ہے: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ والرَّسُوْلَ﴾ اور کسی آیت میں ارشاد ہے: ﴿اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾۔ ان سب جگہوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ فرمانِ الٰہی کی تعمیل کرو اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر یہ بات واضح طور پر بیان کردی کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

ناموس رسالت

امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کو قتل کیا جائے گا۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے ۳ جلدوں پر مشتمل اپنی کتاب (الصَّارِمُ الْمَسْلُوْل عَلٰی شَاتِمِ الرَّسُوْل) میں اس موضوع پر قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں تفصیلی بحث کی ہے۔

غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسالت کے مرتکب کو قتل کرنے کا حکم حضور اکرم ﷺ نے دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے حضور سے عرض کیا: (آپ کی شان میں توہین کرنے والا) ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

(صحیح بخاری۔ باب دخول الحرم... وباب این رکز النبی ﷺ الرایہ یوم الفتح)

ناموس رسالت

یہ عبداللہ بن خطل مرتد تھا جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور اکرم ﷺ کی شان میں توہین کرتا تھا۔ اس نے دو گانے والی لونڈیاں اس لئے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی ہجو میں اشعار گایا کریں۔ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے کنوئیں کے درمیان اس کی گردن اڑادی گئی۔

(فتح الباری۔ باب این رکز النبی ﷺ الرایہ یوم الفتح)

اس دن ایک ساعت کے لئے حرم مکہ کو حضور اکرم ﷺ کے لئے حلال قرار دیا گیا تھا۔ مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے کنوئیں کے درمیان یعنی بیت اللہ سے صرف چند میٹر کے فاصلہ پر اس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدر جہا بدتر و بدحال ہے۔

حضور اکرم ﷺ سے محبت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اپنے بچوں، اپنے ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہوجاؤں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر! اب بات ہوئی۔ (صحیح بخاری)

قرآن کے مفسر اول: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ

یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ لوگوں کی جانب جو حکم نازل فرمایا گیا ہے، آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں، شاید کہ وہ غوروفکر کریں۔ (سورۃ النحل: ۴۴)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح طور پر فرمادیا کہ قرآن کریم کے مفسر اول حضور اکرم ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ آپ امت مسلمہ کے سامنے قرآن کریم کے احکام ومسائل کھول کھول کر بیان کریں۔

غرضیکہ قرآن فہمی حدیث نبوی (یعنی حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال) کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے جوامع الکلم

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا ہے۔ (صحیح بخاری) جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ چھوٹی سی عبارت میں بڑے وسیع معانی کو بیان کرنے کی قدرت رکھتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کے دو فرمان پیش خدمت ہیں جن میں علم ومعرفت کے خزانے سمودیئے گئے ہیں:

لَا یُلْدَغُ الْمُؤمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ مؤمن ایک بل سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَاالشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

پہلوان شخص وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(بخاری ومسلم)

حضور اکرم ﷺ کی نماز

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً. نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً.

اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً

اے چادر میں لپٹنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہوجایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم، یا اُس سے کچھ زیادہ۔ اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔ (سورۃ المزمل: ۱۔۴)

یہ اللہ جل شانہ کا پیار بھرا خطاب حضور سے ہے کہ آپ رات کے بڑے حصہ میں نماز تہجد پڑھا کریں۔

حضور اکرم ﷺ کی نماز

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یعنی نماز تہجد ادا کرتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔(بخاری) صرف ایک دو گھنٹے نماز پڑھنے سے پیروں میں ورم نہیں آتا ہے بلکہ رات کے ایک بڑے حصہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے، طویل رکوع اور سجدہ کرنے کی وجہ سے ورم آتا ہے، چنانچہ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران جیسی لمبی لمبی سورتیں آپ ﷺ ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی بہت اطمینان وسکون کے ساتھ۔

سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات وآخری آیت (اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ)، مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ رات کا دوتہائی یا آدھا یا ایک تہائی حصہ روزانہ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ تہجد کے علاوہ آپ ﷺ پانچ فرض نمازیں بھی خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی نماز

آپ ﷺ سنن ونوافل، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر نماز ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رجوع فرماتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاکر نماز میں مشغول ہوجاتے۔ آندھی یا طوفان حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ فاقہ کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد کا رخ کرتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاکر نماز ادا کرتے۔ اور آپ ﷺ اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی نماز

غرضیکہ حضور اکرم ﷺ تقریباً ۸ گھنٹے روزانہ نماز جیسی عظیم الشان عبادت میں گزارتے تھے۔ نماز کے متعلق آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے بلال! نماز قائم کر کے ہمارے لئے راحت وسکون کا سامان مہیا کرو۔ یعنی نماز پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کو سکون ملتا تھا، لیکن بڑے افسوس وفکر کی بات ہے کہ آج ہم نبی رحمت کا نام لینے والے حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز پڑھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں جس میں آپ ﷺ نے اپنی قیمتی زندگی کا وافر حصہ لگایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم ﷺ کے روزے کے متعلق سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ کبھی حضور اکرم ﷺ اس قدر متواتر روزے رکھتے کہ ہمارا یہ خیال ہوتا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں کریں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار کرتے کہ ہمارا یہ خیال ہوتا کہ اس ماہ میں آپ روزہ ہی نہیں رکھیں گے۔ (ترمذی)

حضور اکرم ﷺ کا روزہ

حضور اکرم ﷺ رمضان المبارک کے ۳۰ روزے کے علاوہ، عاشورہ اور ماہ محرم کے روزے، ذی الحجہ کے پہلے نو دن خاص کر یوم عرفہ کا روزہ، ماہ شوال کے چھ روزے، ماہ شعبان کے کثرت سے روزے، ہر پیر اور جمعرات کے دن کے روزے اور ایام بیض یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ غرضیکہ آپ ﷺ سال بھر میں تقریباً ۱۵۰ روزے رکھتے تھے۔ بعض احادیث میں صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کو حضور اکرم ﷺ نے نفلی روزوں میں سب سے افضل روزہ قرار دیا ہے، اگر اس کو بھی شمار کر لیا جائے تو روزوں کی تعداد اس سے بھی کہیں زیادہ ہو جائے گی۔ مگر بڑے افسوس وفکر کی بات ہے کہ آج ہمارے بعض بھائی نفلی روزے تو درکنار رمضان المبارک کے فرض روزے رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوۃ وصدقات

قربان جایئے سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الانبیاء وخیر البریہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ زندگی میں ایک مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نصاب نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (ترمذی) اسی طرح احادیث میں وارد ہے کہ گیہوں کی روٹی کبھی کبھی مل جاتی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت کھانے کا بھی ثبوت ملتا ہے مگر عمومی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا کھجور، سرکہ اور زیتون ہوتی تھی۔ احادیث میں آتا ہے کہ بعض اوقات دو یا تین ماہ گزر جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کی زکوۃ وصدقات

حضور اکرم ﷺ کے پاس اگر کوئی درہم یا دینار آتا تو جب تک آپ ﷺ صدقہ میں کسی شخص کو نہ دے دیتے آپ ﷺ کو نیند نہیں آتی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ازواج مطہرات بھی صدقہ کرنے میں بہت سخاوت سے کام لیتی تھیں۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنے ترکہ میں صرف ہتھیار، اپنی سواری کا خچر اور کچھ حصہ زمین کا چھوڑا تھا اوران کو بھی صدقہ فرما گئے تھے۔ (ترمذی) حضور اکرم ﷺ کے استعمالی کپڑوں کا ذکر معمولی قیمت کے ہونے کی وجہ سے اس حدیث میں نہیں کیا گیا۔

حضور اکرم ﷺ کے حج وعمرہ کی ادائیگی

حضور اکرم ﷺ نے ۱۰ ہجری کو مدینہ منورہ سے ایک ہی حج کی ادائیگی کی ہے۔

جبکہ حضور اکرم ﷺ نے چار عمرے ادا کئے ہیں۔

۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر عمرہ کا احرام۔

۷ ہجری میں عمرہ کی قضاء۔

۸ ہجری میں جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کی ادائیگی۔

۱۰ ہجری میں حج کی ادائیگی کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی۔

حضور اکرم ﷺ کی تعلیم حرام مال سے بچنے کے متعلق

اِن دنوں حصول مال کے لئے ایسی دوڑ شروع ہوگئی ہے کہ اکثر لوگ اس کا بھی اہتمام نہیں کرتے کہ مال حلال وسائل سے آرہا ہے یا حرام وسائل سے، بلکہ کچھ لوگوں نے تو اَب حرام وسائل کو مختلف نام دے کر اپنے لئے جائز سمجھنا شروع کردیا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے، حرام واضح ہے۔ اوران کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیا اُس نے اپنے دین اورعزت کی حفاظت کی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑے گا وہ حرام چیزوں میں پڑ جائے گا اس چرواہے کی طرح جو دوسرے کی چراگاہ کے قریب بکریاں چراتا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ چرواہے کی تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے وہ بکریاں دوسرے کی چراگاہ سے کچھ کھالیں۔ (بخاری ومسلم)

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف حلال وسائل پر ہی اکتفاء کرے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حرام مال سے جسم کی بڑھوتری نہ کرو کیونکہ اس سے بہتر آگ ہے۔ (ترمذی) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (مسند احمد) نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ حرام کھانے، پینے اورحرام پہننے والوں کی دعائیں کہاں سے قبول ہوں گی۔ (صحیح مسلم)

حضور اکرم ﷺ کے معاملات

آپ ﷺ کا معاملہ اپنی بیویوں، اولاد، صحابۂ کرام، کفار ومشرکین، یہود ونصاریٰ اور تمام انسانوں کے ساتھ بہت اچھا اور بے مثال تھا۔ آپ ﷺ سب سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کسی کو دھوکہ نہیں دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے تجارت بھی کی مگر ایسی پاک وصاف تجارت کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی نیک تاجر عورت بھی آپ کی تجارت سے متاثر ہوئیں اور نکاح کا پیغام ارسال کردیا۔ آپ ﷺ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ وعدے کو پورا فرماتے تھے، یہی وجہ تھی کہ کفار مکہ نے نبوت سے قبل ہی آپ کو صادق وامین کا لقب دے رکھا تھا۔ آپ ﷺ بعض اوقات قرض بھی لیتے تھے، مگر وقت پر اس کی ادائیگی کا مکمل اہتمام فرماتے تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے آپ ﷺ کی زندگی کو ایسا عملی نمونہ بنایا کہ اس کے مطابق عمل کئے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے معاملات

لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کے اچھے معاملات کے سینکڑوں واقعات کتب احادیث وسیر میں موجود ہیں۔ صحیح بخاری میں مذکور ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد نبوی کے صحن میں پیشاب کردیا، صحابۂ کرام مارنے پیٹنے کے لئے دوڑ پڑے، حضور اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام کو صرف اس لئے منع کیا کہ پیشاب رکنے سے اس کو تکلیف نہ ہو۔ بعد میں آپ ﷺ نے اس جگہ کو پاک کروایا۔

لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کے اچھے معاملات ہی کی وجہ سے ایسا انقلاب برپا ہوا کہ نبوت کے بعد صرف ۲۳ سال کی زندگی میں نامساعد حالات کے باوجود سرزمین عرب میں ایسا اسلامی معاشرہ قائم ہوگیا جو رہتی دنیا تک ایک مثال بنی رہے گی۔

حضور اکرم ﷺ کے اخلاق

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو۔ (سورۃ القلم:۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنُ یعنی آپ ﷺ کا اخلاق قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔
(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخْلَاقِ مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (مسند احمد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی، مجھے کبھی کسی بات پر اف تک بھی نہیں فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا؟ حضور اکرم ﷺ اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے، نیز خلقت کے اعتبار سے بھی آپ بہت خوبصورت تھے۔ میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور اکرم ﷺ کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور اکرم ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اللہ کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی باندی وغیرہ) کو۔ (ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں خلافِ وقار باتیں کرتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین باتوں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ فرما رکھا تھا: جھگڑے سے، تکبر سے اور بیکار باتوں سے۔ اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا۔ نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کے عیوب تلاش کرتے تھے۔ (ترمذی)

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو پڑھیں اور ان کو اپنی زندگی میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

حضور اکرم ﷺ کے سونے کا طریقہ

آپ ﷺ دائیں کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے تھے۔

آپ ﷺ جب آرام فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔

آپ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔

آپ ﷺ جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

آپ ﷺ مختلف اذکار بھی پڑھ کر سوتے تھے، مگر آپ ﷺ کی تعلیمات میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ عشاء اور فجر کی نماز کی وقت پر ادائیگی ہونی چاہیئے۔ آج ہم تقریباً ۶ سے ۸ گھنٹے سوتے ہیں، اگر ہم نے عشاء اور فجر کی نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرلیا تو ان شاء اللہ ہمارے نبی کے فرمان کے مطابق پوری رات عبادت میں شمار ہوگی، جس سے ہماری ایک تہائی یا ایک چوتھائی زندگی عبادت بن جائے گی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے اور پینے کا طریقہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (انگوٹھا، شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی) سے کھانا تناول فرماتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فراغت کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً بیٹھ کر ہی پانی پیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر پانی پینا بیانِ جواز کے لئے ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا حرام نہیں ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

☆ کھانے کے مختلف آداب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی روشنی میں کتابوں میں مذکور ہیں، مگر ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ہمارے پیٹ میں حرام مال کا کوئی ایک لقمہ بھی نہ جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ کی بعض اہم صفات

سخاوت وفیاضی	مہمان نوازی	عجز وانکساری	عفو ودرگزر
ہمسایوں کا خیال	لوگوں کی خدمت	بچوں پر شفقت	خواتین کا احترام
جانوروں پر رحم	عدل وانصاف	غلام اور یتیم کا خیال	شجاعت وبہادری
صبر واستقامت	زہد وقناعت	صفائی ٔ معاملات	سلام میں پہل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ (ترمذی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان دیکھا۔ (ترمذی)

حضور اکرم ﷺ کا جسم مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے نہ پستہ قد (بلکہ آپ کا قد درمیانی تھا) اور نیز رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونہ کی طرح، نہ بالکل گندم گوں کہ سانولا پن آجائے۔ آپ ﷺ انتہائی خوبصورت معتدل جسم والے۔ آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچدار۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ جیسا (خوبصورت) شخص نہ حضور سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور اکرم ﷺ کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی ہتھیلیوں اور پاؤں پر خوب گوشت تھا۔ (یہ صفت مردوں کے لئے بہت محمود ہے) جب آپ ﷺ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے، یعنی صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ (ترمذی)

حضور اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک

آپ ﷺ ہمیشہ داڑھی رکھتے تھے، جیسا کہ احادیث میں آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کا کثرت سے ذکر ملتا ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ رسول اللہ کی داڑھی مبارک میں بہت زیادہ بال تھے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب شبیه صلی اللّٰه علیه وسلم)

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ كَثَّ اللِّحْيَةِ نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

(رواه الترمذی فی الشمائل والبیهقی فی شعب الایمان)

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔

(مسند احمد ۱/۱۲۷)

حضور اکرم ﷺ کی چال مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ راستہ چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے چلتے۔(شمائل ترمذی)

غرضیکہ آپ ﷺ اکڑ کر نہیں بلکہ تواضع وانکساری کے ساتھ سر جھکا کر چلتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کا لباس

نبی اکرم ﷺ زیادہ تر سفید لباس پہنا کرتے تھے اگرچہ دوسرے رنگ کے کپڑے بھی آپ ﷺ نے استعمال کئے ہیں۔ رنگین لباس عموماً چادر یا عبا یہ یا جبہ کی شکل میں ہوا کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی قمیص اور تہبند عموماً سفید ہوا کرتی تھی۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں بہترین کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا قد درمیانی تھا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ کو سرخ دھاریوں والی چادر میں ملبوس دیکھا۔ میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ کوئی خوبصورت منظر نہیں دیکھا۔ (بخاری، مسلم)

حضور اکرم ﷺ کا لباس

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

آپ ﷺ کی قمیص کا رنگ عموماً سفید ہوا کرتا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، مسند احمد، صحیح ابن حبان وغیرہ)

آپ ﷺ کی قمیص تقریباً نصف پنڈلی تک ہوا کرتی تھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

آپ ﷺ کی قمیص کی آستین عموماً پہونچے تک ہوا کرتی تھی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

کبھی کبھی انگلیوں کے سرے تک۔

حضور اکرم ﷺ کا لباس

ازار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے نچلے حصہ میں پہنا جاتا ہے۔ عموماً نبی اکرم ﷺ تہبند کا استعمال فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا تہبند ناف کے اوپر سے نصف پنڈلی تک رہا کرتا تھا۔ صحابۂ کرام بھی عموماً تہبند استعمال کرتے تھے اور آپ ﷺ کی اجازت سے پائجامہ بھی پہنتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹا تہبند نکالا پھر فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ ان دونوں کپڑوں میں قبض کی گئی۔ (بخاری، مسلم)

آپ ﷺ عمامہ باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی بھی پہنتے تھے، آپ ﷺ عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور آپ ﷺ ٹوپی پہنے بغیر بھی عمامہ باندھتے تھے۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد)

حضور اکرم ﷺ کی زندگی پر ایک نظر

حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی

☆ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں دوشنبہ کے روز ۹ ربیع الاول (۵۷۱ء) کو پیدا ہوئے۔

☆ ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے کہ آپ ﷺ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔

☆ جب ۶ سال کی عمر ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ آمنہ کا انتقال ہوگیا۔

☆ جب ۸ سال ۲ ماہ ۱۰ دن کے ہوئے تو آپ کے دادا عبدالمطلب بھی فوت ہوگئے۔

☆ جب ۱۲ سال کے ہوئے تو چچا ابوطالب کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام روانہ ہوئے مگر راستہ سے ہی واپس آگئے۔

☆ جوان ہوکر آپ ﷺ نے کچھ دنوں تجارت کی۔

☆ ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی شادی ہوئی۔ شادی کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

☆ ۳۵ سال کی عمر میں جب قبیلہ قریش میں کعبہ کی تعمیر پر جھگڑا ہوتو آپ ﷺ نے اس جھگڑے کا بہترین حل پیش کیا، جس سے سارا مسئلہ ہی حل ہوگیا۔

حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی

☆ ۴۰ سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت عطا کی گئی۔

☆ تین سال تک نبی اکرم ﷺ چپکے چپکے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، پھر کھلم کھلا اسلام کی دعوت دینے لگے۔

☆ کھلم کھلا اسلام کی دعوت دینے پر مسلمانوں کو بہت زیادہ ستایا جانے لگا۔ ۲ سال تک مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی گئیں۔

☆ مسلمانوں نے تنگ آکر مکہ مکرمہ سے چلے جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ نبوت کے پانچویں سال میں صحابۂ کرام کی ایک جماعت حبشہ ہجرت کرگئی۔

☆ ۶ نبوت: آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اوران کے تین دن بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔

☆ ان دونوں کے ایمان لانے سے پہلے مسلمان چھپ چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے، اب کھل کر حرم میں نماز پڑھنے لگے۔

☆ ۷ نبوت: قریش نے آپس میں ایک عہد نامہ تحریر کیا کہ کوئی شخص مسلمانوں اور ہاشمی قبیلہ کے ساتھ لین دین اور رشتہ ناطہ نہیں کرے گا۔ اس بائیکاٹ کی وجہ سے مسلمان اور ہاشمی قبیلے کے لوگ تقریباً تین سال تک ایک پہاڑی کی کھوہ میں بند رہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی

☆ ۱۰ نبوت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ ؓ کا انتقال ہوا، آپ کو بہت زیادہ رنج وغم ہوا۔

☆ ۱۰ نبوت: ابو طالب کے انتقال کے بعد کفار مکہ نے کھل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تکلیف دینی شروع کردی۔

☆ ۱۰ نبوت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف جا کر لوگوں کے سامنے اسلام کی دعوت دی، لیکن وہاں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ستایا گیا۔

☆ ۱۱ نبوت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ ونصائح پر مدینہ منورہ کے چھ حضرات مسلمان ہوئے۔

☆ ۲۷ رجب ۱۲ نبوت: ۵۱ سال ۵ مہینہ کی عمر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔

☆ ۱۲ نبوت: موسم حج میں ۱۸ شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

☆ ۱۳ نبوت: ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ چلنے کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے لئے راضی ہوگئے۔

☆ ۱۳ نبوت (یکم ربیع الاول): آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے لئے مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ کی مدنی زندگی

☆ آپ ﷺ نے سفر ہجرت میں مدینہ منورہ کے قریب بنوعمرو بن عوف کی بستی قبا میں چندروز قیام فرمایا اور مسجد قبا کی بنیاد رکھی۔ قُبا سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے بنوسالم بن عوف کی آبادی میں پہونچ کر اس مقام پر جمعہ پڑھایا جہاں اب مسجد (مسجد جمعہ) بنی ہوئی ہے۔

☆ ۱ ہجری: مدینہ منورہ پہونچ کر نبی اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام کے ساتھ مل کر مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔

☆ ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں اب تک فرض رکعات کی تعداد ۲ تھی، مدینہ منورہ پہونچ کر ۴ رکعات مقرر ہوئیں۔

☆ مہاجرین صحابہ کا انصار صحابہ کے ساتھ بھائی چارا قائم کیا گیا۔

☆ مدینہ کے یہودیوں اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے۔

☆ ۲ ہجری: نماز کے لئے اذان دی جانے لگی اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جانے لگی۔

☆ ۲ ہجری: ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

☆ ۳ ہجری: زکاۃ فرض ہوئی۔

حضور اکرم ﷺ کی مدنی زندگی

☆ ۴ ہجری: شراب پینا حرام ہوا۔

☆ ۵ ہجری: عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہوا۔

☆ ۶ ہجری: صلح حدیبیہ ہوئی۔ آپ ﷺ عمرہ کی ادائیگی کے بغیر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ اس وقت کے مشہور بادشاہوں کو نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ آپ ﷺ کی دعوت پر بادشاہوں اور حکمرانوں کے علاوہ عرب کے بڑے بڑے قبیلے مسلمان ہوئے۔

☆ ۷ ہجری: آپ ﷺ نے عمرہ کی قضا کی کیونکہ آپ ﷺ ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کی وجہ سے عمرہ ادا نہیں کر سکے تھے۔

☆ ۸ ہجری: مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک وصاف کیا گیا۔

☆ ۹ ہجری: حج فرض ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں صحابۂ کرام کی ایک جماعت نے حج ادا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میدان حج میں نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اعلان کیا کہ اب آئندہ کوئی مشرک خانہ کعبہ کے اندر داخل نہیں ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کی مدنی زندگی

☆ ۱۰ ہجری: آپ ﷺ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابۂ کرام کے ساتھ حج (حجۃ الوداع) ادا کیا۔

☆ ۱۱ ہجری: ۶۳ سال اور پانچ دن کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے روز آپ ﷺ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔

غرض نبوت کے بعد آپ ﷺ تقریباً ۲۳ سال حیات رہے، ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں اور ۱۰ سال مدینہ منورہ میں۔

غزوات: نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد دشمنوں کے ساتھ ۲ ہجری سے ۹ ہجری کے دوران آٹھ سال میں متعدد جنگیں ہوئیں، جن میں سے مشہور غزوات یہ ہیں:

غزوۂ بدر (۲ ہجری) غزوۂ احد (۳ ہجری) غزوۂ خندق (۵ ہجری) غزوۂ خیبر (۵ ہجری)

فتح مکہ (۸ ہجری) غزوۂ حنین (۸ ہجری) غزوۂ تبوک (۹ ہجری)

حضور اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی

قرآن کریم روزِ قیامت تک کے لئے لوگوں سے مخاطب ہے: ﴿وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا﴾ (سورۃ الاحزاب:۵۳) اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد ان کی ازواج مطہرات میں سے کسی سے نکاح کرو۔

یعنی ازواج مطہرات (نبی اکرم ﷺ کی بیویاں) تمام ایمان والوں کے لئے ماں (ام المؤمنین) کا درجہ رکھتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے چند نکاح فرمائے۔ ان میں سے صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کنواری تھیں، باقی سب بیوہ یا مطلقہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلا نکاح ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ حضرت خدیجہ کی عمر نکاح کے وقت ۴۰ سال تھی، یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے عمر میں ۱۵ سال بڑی تھیں۔ نیز وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے دو شادیاں کر چکی تھیں اور ان کے پہلے شوہروں سے بچے بھی تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ کی عمر ۵۰ سال کی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنی پوری جوانی (۲۵ سے ۵۰ سال کی عمر) صرف ایک بیوہ عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزار دی۔

حضور اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جو اپنے شوہر کے ساتھ مسلمان ہوئی تھیں، ان کی ماں بھی مسلمان ہوگئی تھیں، ماں اور شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں تھیں۔ وہاں ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ جب اُن کا کوئی بظاہر دنیاوی سہارا نہ رہا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نبوت کے دسویں سال ان سے نکاح کرلیا۔ اُس وقت آپ ﷺ کی عمر ۵۰ سال اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۵۵ سال تھی۔ اور یہ اسلام میں سب سے پہلی بیوہ عورت تھیں۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد تقریباً تین چار سال تک صرف حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ہی آپ ﷺ کے ساتھ رہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نکاح کے تین یا چار سال بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔ غرض تقریباً ۵۵ سال کی عمر تک آپ ﷺ کے ساتھ صرف ایک ہی عورت رہی اور وہ بھی بیوہ۔

حضور اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی

اس کے بعد آپ ﷺ نے چند نکاح کیئے۔ یہ نکاح کسی شہوت کو پوری کرنے کے لئے نہیں کیئے کہ شہوت ۵۰۔۵۵ سال کی عمر کے بعد اچانک ظاہر ہوگئی ہو۔ بلکہ چند سیاسی و دینی واجتماعی اسباب کو سامنے رکھ کر آپ ﷺ نے یہ نکاح کیئے۔ اگر شہوت پوری کرنے کے لئے آپ ﷺ نکاح فرماتے تو کنواری لڑکیوں سے شادی کرتے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے کسی عورت سے شادی نہیں کی اور نہ کسی بیٹی کا نکاح کرایا مگر اللہ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آئے۔

نبی اکرم ﷺ کی ساری اولاد (زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ، قاسم، عبداللہ رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی پہلی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئی، سوائے آپ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کے، وہ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔
آپ ﷺ کی تینوں بیٹیاں آپ کی حیات مبارکہ ہی میں انتقال فرما گئیں، البتہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال آپ ﷺ کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہوا۔ چاروں بیٹیاں اور بیٹا حضرت ابراہیم مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان (البقیع) میں مدفون ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی سیرت کی تعلیم

حضور اکرم ﷺ نے علم کی خاص اہمیت بیان فرمائی ہے، لیکن آج ہم نے اپنے قول وعمل سے علوم قرآن وسنت کے مقابلہ میں عصری علوم کو اس طرح ترجیح دے رکھی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ عصری علوم ہی اصل ہیں۔ حالانکہ علم اسی صورت میں باعث عزت ورفعت ہے جب کہ علم حاصل کرنے والا خالق کائنات کو مان کر نبی کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے والا بنے۔ شریعت اسلامیہ نے عصری علوم کو حاصل کرنے سے منع نہیں کیا ہے لیکن اگر ہم اسکولوں میں رائج نظام کی وجہ سے اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی مستقل تعلیم نہیں دلا سکتے ہیں تو کم از کم عصری علوم کے ساتھ دین کی ضروری تعلیم کا انتظام کریں۔ اگر آج ہمارے بچے حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کی سنتوں سے واقف نہیں ہوں گے تو وہ کس طرح حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں گے۔

سیرت نبوی پر لکھی گئیں کتابیں

حضور اکرم ﷺ کی سیرت پر جتنا کچھ تحریر کیا گیا ہے، آج تک کسی انسان کے متعلق تحریر نہیں کیا گیا ہے، اوران شاء اللہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے کا یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ کی نبوت سے قبل ۴۰ سال کی زندگی اور نبوت کے بعد ۲۳ سال کی زندگی کے تمام احوال وکوائف انتہائی معتمد وسائل کے ذریعہ امت مسلمہ کے پاس پہنچے ہیں، تمام کتابوں کے نام کا احاطہ تو میرے لئے ممکن نہیں ہے، چند اہم کتابوں کے نام پیش کررہا ہوں، امید ہے کہ ان کتابوں سے استفادہ فرمائیں گے۔

سیرت النبی (عربی)	شیخ محمد عبد الملک ابن ہشامؒ (متوفی ۲۱۳ھ یا ۲۱۸ھ)
سیرت الرسول ﷺ	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ
سیرت النبی	علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ سید سلیمان ندویؒ
خطبات مدراس	علامہ سید سلیمان ندویؒ

www.najeebqasmi.com

سیرت نبوی پر لکھی گئیں کتابیں

سیرت خاتم الانبیاء	مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ
النبی الخاتم ﷺ	مولانا مناظر احسن گیلانیؒ
سیرت المصطفیٰ ﷺ	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
الرحیق المختوم	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ
زاد المعاد	علامہ حافظ ابن القیمؒ
ذکر مبارک آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ	مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
ہادی عالم ﷺ (غیر منقوط کتاب)	مولانا محمد ولی رازیؒ
رسول عربی	سید فرید الوحیدی مدنیؒ
محمد عربی ﷺ	محمد عنایت اللہ سبحانی
اسوۂ رسول اکرم ﷺ	ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ

سیرت نبوی پر لکھی گئیں کتابیں

عشق رسول ﷺ	مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی
مؤمن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے	مولانا ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ
سیرت پاک	مولانا محمد عبدالرحمٰن مظاہری
حیات رسول امی	جناب خالد مسعود
مختصر سیرت رسول (عربی)	مولانا محمد بن عبدالوہابؒ
خصائل نبوی (ترجمہ وشرح شمائل ترمذی)	مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
Mohammad the Ideal Prophet	علامہ سید سلیمان ندویؒ
Al-Raheeq Al-Makhtum	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری
Muhammad the Final Messenger	ڈاکٹر ماجد علی خانؒ
When the moon split	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ

نتائج

☆ الحمدللہ! ہم دنیا کے وجود سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام انس وجن میں سب سے افضل واعلیٰ بشر حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے مختصر احوال کے ساتھ، آپ ﷺ کی بعض تعلیمات، آپ کے اوصاف واخلاق حمیدہ سے واقف ہوئے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہی زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم فرائض کی ادائیگی میں کبھی بھی کوئی کوتاہی نہیں کریں گے، خاص کر نماز کا ہمیشہ اہتمام کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم برائیوں سے بچیں گے خاص کر حرام روزی کبھی استعمال نہیں کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اپنے معاملات کو صحیح کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اخروی زندگی کو سامنے رکھ کر ہی یہ فانی دنیاوی زندگی گزاریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کی پاک سنتوں پر عمل کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کی صفات حمیدہ کو اپنے اندر لانے کی کوشش کریں گے۔

☆ ان شاءاللہ ہم خود بھی سیرت کی کتابوں کو پڑھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی سیرت نبوی پڑھانے کا انتظام کریں گے۔

اللّٰہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے
کہ اس خدمت کو قبول فرماکر
ہمیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی
mnajeebqasmi@gmail.com
00966 508237446